بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالصَّلاَةُ وَالسّلاَمُ عَلي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه، أَمَّا بَعْدُ:

044:حج کے متعلق بعض نصیحتوں کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾(آل عمران:97)

اور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

"العُمْرَةُ إلى العُمْرَةِ كفّارةٌ لِمَا بينَهما، والحجُّ المبْرورُ لَيْسَ له جزَاءٌ إلا الجنّةُ"۔

آج کی نشست میں حج کے متعلق بعض نصیحتوں کا بیان کرتے ہیں اور یہ جو نصیحتیں ہیں یہ مختلف قسم کے لوگوں کے لیے ہیں:

1۔ بعض ایسے لوگ جنہوں نے ابھی تک حج نہیں کیا، بال سفید ہو گئے لیکن حج ابھی تک نہیں کیا استطاعت کے ہوتے ہوئے بھی۔

2۔ان لوگوں کے لیے بعض نصیحتیں جو یہاں پر مقیم ہیں۔

3۔ان لوگوں کے بعض نصیحتیں جو آفاقی ہیں جو باہر آتے ہیں۔

4۔عام نصیحتیں سب کے لیے۔

جو لوگ یہاں پر رہتے ہیں جو مقیم ہیں ان ہی سے شروع کرتے ہیں کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کے ہمسائے ہیں اور ہمسائیوں کے بہت حقوق ہوتے ہیں اور یہ جو حقوق ہیں یہ دو طرفہ ہوتے ہیں یہ نہیں ہے کہ ایک ہمسایہ تو بڑا خیال رکھے اور دوسرا بالکل خیال ہی نہ رکھے اور اپنی مرضی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا رہے۔

جو یہاں پر مقیم ہیں وہ سب سے پہلے اس نعمت کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے گھر کا پڑوسی منتخب کیا ہے، دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو صرف ایک نظر کو ترستے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کو ایک جھلک دیکھ لیں بس اور آپ اتنے بڑے خوش قسمت ہیں کہ جب دل چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور یاد رکھیں یہ نعمتیں جتنی بڑھتی جاتی ہیں اتنا ہی ان نعمتوں کے متعلق سوال سخت ہوتے جاتے ہیں﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾(التكاثر:8)۔ اور یاد رکھیں جو لوگ یہاں پر مقیم ہیں وہ

آفاقیوں کے لیے یا دوسروں کے لیے جو یہاں پر نہیں رہتے ان کے لیے بہترین نمونہ ہوتے ہیں۔اس لیے جب بھی کوئی شخص یہاں سے جاتا ہے خاص طور پر جو لوگ گاؤں میں رہتے ہیں بلکہ شہروں میں بھی یہ چیز موجود ہے کہ پھولوں کے ہار کیوں پہنائے جاتے ہیں؟ حاجی صاحب آئے ہیں حاجی صاحب آئے ہیں خوشی ہوتی ہے اور دعوتیں ہوتی ہیں اور آپ کی چھٹی کے دن جتنے بھی ہوتے ہیں تقریباً وہ ایسے ہی دعوتوں میں خوشی میں گزرتے ہیں اور اس خوشی میں صرف آپ کے رشتے دار شامل نہیں ہوتے بلکہ آپ کے پڑوسی آپ کے محلے دار جو آپ کو نہیں جانتے وہ بھی خوش ہوتے ہیں کہ برکت آئی ہے۔کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کیا آپ برکت ہیں واقعی کہ نہیں؟ کیا ہمارے اعمال اور ہمارے کردار ایسے ہیں کہ ہمیں پھولوں کے ہار پہنائے جائیں؟ آپ بہترین نمونہ ہیں ان لوگوں کے لیے۔بلکہ بعض لوگوں میں یہ بدعت بھی ہوتی ہے کہ آپ جب وہاں پر جاتے ہیں حج کر کے آپ کے جسم کو ہاتھ لگا کر اپنے جسم پر مسح کرتے ہیں اور منہ پر مسح کرتے ہیں، چومتے ہیں۔آپ نے کبھی دیکھا ہے؟ میں نے دیکھا ہے گاؤں میں کہ جو لوگ حج کر کے یہاں سے جاتے ہیں یہاں پر کافی عرصہ رہ کر جاتے ہیں تو لوگ تبرک کے طور پر ان کو ہاتھ لگا کر اپنے جسم پر ہاتھ لگاتے ہیں خوش ہوتے ہیں کہ حج کی برکت ساتھ لے کر آیا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کی برکت اس شخص کے جسم میں ہے تو یہ بدعت ہے۔لیکن میں یہ بتا رہا ہوں آپ کو کہ آپ کون ہیں کیا آپ نے اپنے آپ کو پہچانا ہے؟ کیا میں نے اپنے آپ کو پہچانا ہے؟ کیا ہم واقعی بہترین نمونہ دوسروں کے لیے بن سکتے ہیں؟ وہ تو جاہل لوگ ہیں وہ آپ کو عالم سمجھتے ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ وہ آپ کو عالم سمجھتے ہیں؟ اس لیے آپ کی حرکات و سکنات جو ہوتی ہیں ناں وہ ان کے لیے دلیل بن جاتی ہیں۔ارے فلان حاجی صاحب تو یوں نہیں کرتے، ارے وہ تو ایسا نہیں کرتے!

تو پہلی بات یہ ہے کہ جو یہاں پر مقیم ہیں وہ اپنے آپ کو پہچانیں۔اللہ تعالیٰ کی نعمت صرف پیسے کی نہیں، جاب کی نہیں، اچھی گاڑی اچھے گھر کی یا اچھے رہن سہن کی نہیں بلکہ اپنے گھر کی طرف بلانے کی نعمت جو ہے ناں یہ اس کو یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

دوسری بات، بعض مقیم ایسے ہیں جن کو تقریباً بیس سال ہو گئے ہیں یا اس سے زیادہ ہو گئے ہیں جنھوں نے ابھی تک حج نہیں کیا، بال سفید ہو گئے ہیں لیکن حج نصیب نہ ہوا، تعجب کی بات ہے!! لوگ اپنا سب کچھ قربان کر کے حج کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایسا انسان ہے جس کو کئی سال اس ملک میں گزر گئے ہیں لیکن اس کو حج کی توفیق نہ ہوئی۔یہ صرف مقیم کی بات نہیں کر رہا بلکہ یہاں پر بعض مواطن جو سعودی ہیں وہ بھی ایسے ہیں کہ بال سفید ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک حج نہیں کیا۔اپنے ربّ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اپنے گھر کا پڑوسی بنایا اس لیے کہ حج نہ کریں؟ اور استطاعت بھی ہے۔آج جب تندرستی ہے مال ہے اور آج حج نہیں کیا تو کل

بڑھاپے میں اور بد حالی میں کیوں کہ حالات ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔اور آپ کو کیا پتہ کہ آپ کی یہ تندرستی کیا ہمیشہ رہے گی ؟؟ آپ کا مال و دولت ہمیشہ رہے گا ؟اس لیے اس سے پہلے کہ کوئی مصیبت آئے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو مصیبتوں سے محفوظ فرمائے اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا ہے۔حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے پوری زندگی میں اور جس کو استطاعت ہے وہ اس حق کو پورا کیوں نہیں کرنا چاہتا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے نعمتیں کیوں دی ہیں ؟اسے صحت کیوں دی ہے ؟اسے مال کیوں دیا ہے ؟صرف دنیا کی ضروریات اور حاجیات، متممات اور مکملات کو پورا کرنے کے لیے بس ! یا اس مال میں صحت میں دوسرے کا بھی کوئی حق ہے، خالق کا بھی کوئی حق ہے ؟!

تو جس نے ابھی تک حج نہیں وہ کوشش کرے، جو وسوسے صبح و شام شیطان یہ زہر گھول رہا ہے ان سے باہر نکلے حج میں کوئی موت نہیں آنے والی کوئی مصیبت نہیں آنے والی بلکہ اللہ تعالیٰ کی فریضت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنا اور چند دنوں کی بات ہے ایام معدودات ہیں۔تو اس فریضے کو بہترین طریقے سے انجام دیں۔

تیسری بات تیسری نصیحت ان لوگوں کے لیے جو مقیمین ہیں آپ یاد رکھیں کہ یہ جو ملک ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علم کا ملک ہے، توحید کا ملک ہے، اتباع سنت کا ملک ہے یہاں پر شریعت کا علم حاصل کرنا آسان ہے اور جو خالص علم ہے قرآن اور سنت کا قرآن اور سنت کو جس طریقے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سمجھا ہے وہ علم اس جگہ پر موجود ہے اور اس علم کو حاصل کرنا بھی آسان ہے۔آپ دیکھتے ہیں کہ جالیات کے دفاتر کتنے ہیں، الحمد للہ صرف تھوڑا سا وقت درکار ہے آپ کے پاس تھوڑا سا وقت ہونا چاہیے آپ اگر روزانہ نہیں جا سکتے تو ہفتے میں جا سکتے ہیں۔جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے جمعرات کو دروس ہوتے ہیں جمعہ کو دروس ہوتے ہیں آدھے گھنٹے، ایک گھنٹے کے لیے وقت نکال کر جائیں اور ذرا دین کے متعلق بھی سمجھیں اور سیکھیں کیوں کہ آپ یہاں پر مقیم ہیں میزبان ہیں، عمرے کے موقع پر اور حج کے موقع پر لوگ آپ کے مہمان بنتے ہیں۔آپ کے اپنے رشتے دار آپ کے اپنے قریبی آپ کے اپنے دوست اور آپ کے گھر سے کھاتے ہیں پیتے ہیں آرام فرماتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

کیا آپ نے ان کے لیے کچھ کیا ہے ؟

بعض لوگ اپنے ساتھ شرک، بدعات اور خرافات لے کر آتے ہیں۔آپ اچھی مہمان نوازی کرتے ہیں دنیاوی اعتبار سے اور بڑا خوش کرتے ہیں آپ ان کو اور بڑی آپ کی تعریفیں ہوتی ہیں کہ بڑا خیال رکھا ہے ہمارا لیکن کتنی بڑی ناانصافی ہے کہ وہ لوگ آئیں اور اپنے ساتھ شرک، بدعات اور خرافات لے کر آئیں اور آپ کے گھر میں رہیں دو دن چار دن، ایک ہفتہ دو ہفتے اور اس کے بعد وہ اسی حالت میں واپس چلے جائیں اپنے گھر میں اسی شرک، بدعات اور خرافات کو لے کر انہیں نافرمانیوں کو لے کر۔

کیا یہی میز بانی ہے ؟ دنیاوی اعتبار سے تو یہی میز بانی ہے لیکن شریعت کے اعتبار سے یہ میز بانی نہیں ہے یہ ناقص ہے آپ نے اصل حق ادا نہیں کیا۔ اگر وہ شخص اسی شرک اور بدعات میں مر گیا تو آپ بھی ذمہ دار ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے۔ کیا آپ نے ایک مرتبہ اسے نصیحت کی ہے کہ یہ غلط ہے؟ منوانا ہمارا کام نہیں ہے نصیحت ہمارا کام ہے۔ یہ کس نے کہا کہ زبردستی ہم نے منوانا ہے ؟ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ کیا ہم نے کہا ہے؟ ہمارے پروگرام میں یہ تو ہوتا ہے ہم لسٹ بنا کر جاتے ہیں کہ آج کھانے کو کیا ہونا چاہیے ؟ بریانی ہونی چاہیے پورے سامان کی لسٹ بنتی ہے۔ اچھا شام کو مہمانوں کے لیے کیا چاہیے ؟ شامی بنانے ہیں یا کوفتے بنانے ہیں اس کی لسٹ بن رہی ہے۔ کیا ہمارے پروگرام میں یہ بھی ہے کہ ہم نے نصیحت بھی کرنی ہے اور کیا نصیحت کرنی ہے ؟ میں یہ بات کر رہا ہوں باقی ماننا یا نہ ماننا یہ ہمارے بس کی بات تھوڑی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾(الغاشیہ :21-22)

(اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ! آپ ان کو نصیحت کیجیے آپ انہیں زبردستی نہیں کرنے والے آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں)

اور ہم بھی نصیحت کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ آپ کی طرف آئے ہیں چل کر آئے ہیں آپ نہیں جا رہے ان کی طرف کیا آپ نے نصیحت کی ہے ؟ جب ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ نصیحت کرنی ہے یا نہیں کرنی یا کرنی ہے تو کون سی نصیحت کرنی ہے ان کو تو پھر ہم کریں گے کیا؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ ایک پروگرام بنا لیں کہ نصیحت کرنی ہے اور کیا کرنی ہے، آپ کو نہیں پتہ تو آپ خود علم حاصل کریں۔ اگر وقت نہیں ہے تو چھوٹے چھوٹے کتابچے ملتے ہیں سی ڈیز موجود ہیں آپ تحفے میں وہ دے دیں ان کو، کچھ کریں تو سہی اگرچہ یہ کافی نہیں ہے۔ وہ آپ کے گھر میں تین تین چار چار دن رہ کر جاتے ہیں اور پوری دنیا کے حال آپ پوچھتے ہیں پورے ملک کا حال آپ پوچھتے ہیں کچھ چھوڑتے نہیں ہیں لیکن ایک مرتبہ کوئی ایسی بات نہیں کی جن سے ان کی دنیا اور آخرت کامیاب ہو جائے ! یہ ناانصافی ہے، اور آپ نصیحت اور دعوت اس وقت نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ خود علم حاصل نہیں کرتے۔ اور علم حاصل کرنے کے لیے میں نے یہ نہیں کہا کہ بڑے بڑے علماء بن جائیں لیکن جو اہم چیزیں ہیں ان کے متعلق تو علم ہونا چاہیے ناں۔

توحید کیا ہے ؟ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا مفہوم کیا ہے ؟ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' صرف زبان سے کہنا کافی ہے یا عمل کا نام بھی ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہے ؟ ہم عملی زندگی میں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پر کیسے عمل کریں ؟ اس کے کیا طریقے ہیں کیا ہم خود جانتے ہیں ؟ مسلمان کا عقیدہ کیا ہونا چاہیے ؟ آج کل یہ خود کش حملے ہو رہے ہیں جہاد کے نام پر اسلام کے نام پر کیا یہ شرعاً جائز ہیں یا نہیں ہیں ؟

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے ان کے متعلق؟ کیا مسلمان کا قتل کرنا جہاد ہو سکتا ہے؟

یہ اہم باتیں ہیں میرے بھائی اگر آپ نہیں کہیں گے میں نہیں کہوں گا آپ نہیں کہیں گے تو کون کہے گا؟ ہمارے ملک کا حال جانتے ہیں آپ؟ وہاں پر بڑی مشکل سے انسان کو وقت ملتا ہے کوئی بات سننے کے لیے اچھی بات سننے کے لیے نصیحت سننے کے لیے، افرا تفری کا عالم ہے نفسا نفسی کا عالم ہے۔ وہ آپ کے پاس چل کر آئے ہیں تو آپ ان کے لیے کچھ کریں۔ مقیمین جیسے میں نے کہا ہے کہ خود بہترین نمونہ ہوتے ہیں تو جو مہمان آپ کی طرف آتے ہیں وہ آپ کے حال کو دیکھ کر تعجب کرتے ہوں گے بعض اوقات کہ فجر کی نماز کا وقت ہے اور یہ شخص سو رہا ہے!! مہمان جاگ کر نماز کے لیے انتظار کر رہا ہے اور میزبان صاحب سو رہے ہیں فجر کی آذان ہو گئی اچھا ابھی آئے گا، اقامت ہو گئی ابھی آئے گا اور اس کو پتہ ہی نہیں ہے وہ سو رہا ہے۔ اس کے پروگرام میں فجر کی نماز ہے ہی نہیں شروع سے نہیں ہے۔ بعض اچھے لوگ بعض جو وقتی طور پر اچھائی کرتے ہیں وہ صرف ان ہی کے ساتھ مسجد تک لے جانے کے لیے فجر کی نماز پڑھ لیتے ہیں ان کے ساتھ صرف چار پانچ دن جب تک یہ مہمان موجود ہیں ورنہ ان کے پروگرام میں تو فجر کی نماز 7 بجے ہوتی ہے ناں یا آٹھ بجے کہ جب جاگ آئے گی تب نماز پڑھ لیں گے اللہ تعالیٰ تو غفور الرحیم ہے ناں یہ مولویوں نے بس سختی کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کس پر غفور الرحیم ہے؟ بے نمازی پر؟ سود خور پر؟ بدکاروں پر؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت دی ہے کہ آپ کی سانس چل رہی ہے دل دھڑک رہا ہے، یہ رحمت جو جانوروں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے یہ وہ رحمت ہے، جو کافروں پر رحمت ہے ناں یہ اسی قسم کی رحمت ہے یہ عام رحمت ہے اللہ تعالیٰ جانور کو بھی اس رحمت سے نوازتا ہے کہ جانور بھی زندہ ہے، کافر کو بھی اس نعمت سے نوازتا ہے کافر بھی زندہ ہے اور یہ کلمہ پڑھنے والا مسلمان جو بے نمازی ہے، سود خور ہے بدکار ہے، شرک بدعات اور خرافات کا ارتکاب کرتا ہے یہ بھی تو زندہ ہی ہے ناں۔ تو ان کی زندگی میں کیا فرق ہے؟ ایک رحمت عام ہوتی ہے جس میں کافر اور جانور بھی شامل ہوتے ہیں اور ایک رحمت خاص ہوتی ہے جو صرف مومنوں کے لیے ہوتی ہے اور یہی فرق ہے الرحمٰن اور الرحیم کا۔

ہم پڑھتے ہیں سورۃ الفاتحہ میں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (الفاتحہ :1-2)۔ ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ بھی رحم کرنے والا اور ﴿الرَّحِيْمِ﴾ بھی رحم کرنے والا دو مرتبہ کیوں اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ استعمال کیا ہے قرآن مجید میں؟ دو مرتبہ کیوں ذکر کیا ہے رحمت کا؟ ایک ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ ہے وسیع رحمت والا، یہ رحمت کافروں کے لیے بھی ہے اور جانوروں کے لیے بھی ہے اگر یہ رحمت نہ ہوتی تو آج کوئی مخلوق زندہ نہ ہوتی۔ اور دوسری ہے ﴿الرَّحِيْمِ﴾ کی رحمت اور یہ خاص مومنوں کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کے لیے ہے۔

کب تک یہ غفلت رہے گی کبھی تو انسان سوچے ! آپ کے بچے بڑے ہو رہے ہیں آپ ان کے لیے بہترین نمونہ ہیں یہ مہمان تو چلے جائیں گے چار دن کے بعد۔اپنے بچوں کا کبھی سوچا ہے ؟ فجر کی نماز آپ کے پروگرام میں نہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے اچھے نمازی بنیں کیا بن سکتے ہیں ؟ کیسے بنیں گے ؟ جب تک کہ آپ اپنے آپ کو خود نہیں سدھاریں گے آپ اپنے بچوں کو نہیں سدھار سکتے آپ اچھی تربیت کر نہیں سکتے یاد رکھیں۔اگر اچھی تربیت میں آپ یہ سمجھتے ہیں کہ بچے بے نمازی رہیں آپ کی طرح تو پھر یہ آپ کی سوچ ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہ تربیت اچھی ہو لیکن حقیقتاً اور شرعاً اور واقعاً جو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں یہ کوئی تربیت نہیں ہے کہ دنیاوی اعتبار سے بچہ ڈاکٹر یا انجینئر بن جائے اور بڑی پوسٹ پر لگ جائے یا وزیر بن جائے لیکن وہ بے نمازی ہو، ظلم کرنے والا ہو، سود خور ہو، بدکاری کرنے والا ہو تو آپ نے کیا تربیت کی ہے اس بچے کی ؟ اور سوال اس سے تو کیا جائے گا لیکن اس کے گناہوں کے ذمہ دار آپ خود بھی ہیں سوال آپ سے بھی کیا جائے گا، ہاں اگر آپ نے پوری کوشش کی ہے قرآن اور سنت کے مطابق اس کی تربیت کی ہے لیکن وہ پھر بھی بھٹکا ہے تب آپ کا کوئی قصور نہیں ہے وہ تو نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا بھی کافر اور نافرمان نکلا، ساڑھے نو سو سال دعوت کے بعد بھی۔ لیکن کیا ہم نے خود اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے بارے میں کچھ سوچا ہے کبھی ؟ سوچیں تو کچھ کریں گے یاد رکھیں بغیر ارادے اور نیت کے کوئی عمل ہو نہیں سکتا۔ یہ متفقہ بات ہے کہ نہیں ؟ جب ہمارے ارادے میں ہماری نیت میں بچوں کی اچھی تربیت یعنی شرعی تربیت کرنی ہی نہیں ہے تو پھر دنیاوی اعتبار سے تو اچھے ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ''غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ ''سمندر کی جھاگ کی طرح، آپ کی مرضی ہے کہ آپ اپنے بچے کو کیا بنانا چاہتے ہیں اس لیے اپنے بچوں پر رحم کریں، اپنے بچوں کے لیے اپنے آپ کو سدھاریں، اپنے بچوں کے لیے نمازی بن جائیں پرہیزگار بن جائیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بن جائیں۔

جو لوگ باہر سے آتے ہیں جو ہمارے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کے مہمان ہیں ان کے لیے چند نصیحتیں ہیں :

1۔ پہلی بات یہ ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے لیے حج کو آسان فرمائے اور حج کو قبول فرمائے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ جس طریقے سے اس بہترین جگہ پر آ کر ان چند دنوں میں ایام معدودات میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے بہترین وقت گزارتے ہیں، قرآن اور سنت کے مطابق آپ زندگی گزارتے ہیں ان چند دنوں میں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے گا آپ کی ساری زندگی قرآن اور سنت کی روشنی میں گزرے اور آخرت میں آپ کو اللہ تعالیٰ جنت کی کامیابی عطا فرمائے۔ آپ لوگ وہاں سے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کے مہمان بن کر ایک عظیم فریضے کو انجام دینے کے لیے لیکن یاد رکھیں حج کے کچھ اصول ہوتے ہیں شرائط ہوتی ہیں ضوابط ہوتے ہیں۔

تو پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے اتنی محنت و مشقت کی ہے اتنا پیسہ لگایا ہے کہیں یہ نہ ہو کہ آپ حج کرنے کے لیے آئیں اور حج کر کے جائیں اور آپ کا حج ہو ہی نہیں۔

حج کیسے نہیں ہو؟ حج کے کچھ ارکان چھوٹ گئے ہیں، حج کے کچھ واجبات چھوٹ گئے ہیں، کچھ پتہ ہی نہیں کہ حج کرنا ہے کیسے کرنا ہے بس جیسے کسی نے کہہ دیا کہ میں نے ایسے حج کیا ہے آپ نے بھی ویسے ہی کرنا ہے تو یہ کوئی حج نہیں ہے۔ آپ نے حج کرنا ہے زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے تو حج کے متعلق پہلے جان لیں کہ میں نے حج کرنا کیسے ہے۔ آپ کا یہ سوال ہونا چاہیے کہ نبی رحمت ﷺ نے حج کیا زندگی میں ایک مرتبہ وہ حج کیسا تھا؟ احادیث کی کتابوں میں وہ حج محفوظ ہے۔ آپ کسی عالم کے فتوے پر نہ جائیں، آپ میرے قول کی طرف نہ جائیں بغیر دلیل کے کوئی بات نہ مانیں بلکہ نبی رحمت ﷺ نے جس طریقے سے حج کیا ہے وہ حج صحیح بخاری میں صحیح مسلم، ابو داود میں، ترمذی میں، ابن ماجہ میں، نسائی میں اور حدیث کی دیگر کتابوں میں موجود ہے محفوظ ہے۔ اگر آپ پڑھ نہیں سکتے تو آپ اپنے عالم سے ایک سوال کر سکتے ہیں کہ حج نبوی ﷺ کیا ہوتا ہے؟ پیارے پیغمبر ﷺ نے حج کیسے کیا تھا؟ تاکہ ہم کم سے کم حج پر تو متفق ہو جائیں ناں۔ حج کے دن میں جھگڑا ہو جاتا ہے منیٰ کے اندر کہ قصر نمازیں پڑھنی ہیں یا پوری پڑھنی ہیں؟ یعنی ظہر کی نماز چار سے دو رکعت پڑھنی ہیں یا چار رکعت ہی پڑھنی ہیں؟ عرفات میں صرف جمع قصر کرنا ہے یا صرف قصر کرنا ہے؟ یہ کوئی جھگڑے کی بات ہے؟ آپ کا یہ سوال ہونا چاہیے کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے کیا کیا تھا؟ بس۔

آپ ﷺ نے منیٰ میں ظہر کی نماز دو رکعت ظہر کے وقت پڑھی، عصر کی نماز عصر کے وقت دو رکعت پڑھی، مغرب کی نماز مغرب کے وقت تین رکعت پڑھی اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت دو رکعت پڑھی۔ اب کوئی جھگڑے کی گنجائش ہے؟ کوئی اختلاف کی گنجائش ہے؟ عرفات میں پیارے پیغمبر ﷺ نے ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جمع کر کے اور قصر کر کے پڑھی۔ ظہر کے وقت دو رکعت ظہر کی نماز اور پھر اقامت ہوئی پھر دو رکعت عصر کی نماز پڑھ لی وقت سے پہلے اسے کہتے ہیں جمع تقدیم۔ اور مزدلفہ میں پہنچ کر پیارے پیغمبر ﷺ نے سب سے پہلے آذان کا حکم دیا آذان ہوئی پھر مغرب کی تین رکعت پڑھی پھر اقامت ہوئی پھر عشاء کی دو رکعت ہوئی، اسے کہتے ہیں جمع تاخیر۔ تو جمع و قصر آپ ﷺ نے عرفات اور مزدلفہ میں کی اور صرف قصر منیٰ میں۔ اب کوئی اختلاف کی گنجائش رہتی ہے؟ جو شخص آپ ﷺ کے فرمان اور عمل کو سننے کے بعد پھر بھی اختلاف کرتا ہے یہ ہٹ دھرمی اور ہوا نفس نہیں ہے تو کیا ہے؟ یہ نفس کی پیروی نہیں ہے تو پھر کیا ہو سکتی ہے؟ آپ مجھے یہ نہ بتائیں کہ ہمارے عالم نے یہ کہا یا ہماری فقہ میں کیا ہے۔ ہماری فقہ وہی ہے جو پیارے پیغمبر ﷺ کی فقہ ہے ہم کوئی اور فقہ نہیں جانتے۔

نبی رحمت ﷺ کا کیا حکم ہے ؟ کیا فرمان ہے ؟ آپ ﷺ نے حج کیسے کیا تھا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ ﷺ نے کیسے تعلیم دی تھی ؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں: '' خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ ''(آؤ مجھ سے حج کے طریقے سیکھ لو حج کیسے کرنا ہے)۔ یہ کیوں فرمایا؟اس لیے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں''ہو سکتا ہے کہ اگلے سال میں نہ رہوں''۔

اور صحابہ کرام نے سیکھا ہے بہترین طریقے سے سیکھا ہے۔جب آپ ﷺ نے حج کا اعلان کیا تو سارے کے سارے لوگ جس کے کان میں یہ آوزا پہنچی کہ نبی رحمت ﷺ حج کرنا چاہتے ہیں ایک لاکھ صحابی جمع ہوئے حج کے لیے۔تو یہ نہ ہو کہ ہم حج کے لیے آئیں حج کریں، محنت اور مشقتیں برداشت کریں اور واپس چلے جائیں اور ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہو خالی ہاتھ جائیں۔اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے،آمین۔

2۔دوسری بات ہے اخلاص۔اور یہ عام نصیحت بھی ہے تب بھی میں بات کروں گا لیکن یہاں پر جو لوگ باہر سے آتے ہیں تو اخلاص کے ساتھ حج کرنا بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اخلاص تو بہت آسان ہے ہم کر لیتے ہیں اخلاص کے لیے کیا مشکل ہے، صرف اللہ تعالی کے لیے تو کرتے ہیں کس کے لیے ہم نے گھر چھوڑا ہوا ہے صرف اللہ کے لیے چھوڑا ہوا ہے۔

دیکھیں بات کرنے کو آسان ہے لیکن کرنے کو مشکل ہے اور ایک میں قصہ بیان کرتا ہوں چھوٹا سا،امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصہ بیان کیا ہے۔فرماتے ہیں کہ ایک شخص تھا شام سے اس نے سات حج کیے پیدل اپنے قدموں پر چل کر،ایک فرض تھا اور جو باقی چھ تھے وہ نفل تھے۔کتنا اچھا انسان ہے جو شخص سات حج کرتا ہے اور پیدل چل کر!اب سات حج کے بعد ایک مرتبہ رات کو اس کی والدہ نے اس سے کہا بیٹا مجھے پانی چاہیے مجھے پانی لا کر دو۔اور پانی گھر میں نہیں تھا کنویں میں سے باہر جا کر پانی لے کر آنا تھا ۔تو اس شخص نے کہا اچھا ابھی جاتا ہوں اور بیٹھ گیا سستی تھی بیٹھتے بیٹھتے سو گیا اور پانی نہیں دیا اپنی ماں کو۔رات کو اسے جاگ آئی بیدار ہوا جا کر دیکھا تو ماں سو چکی ہے اور برتن خالی رکھا ہے پانی کا تو اس شخص کو جھٹکا لگا اور اسے اپنا وقت گزرا ہوا سارا یاد آیا اسی وقت ایک جھٹکے میں کہ ارے میں نے تو سات حج اپنے پاؤں پر چل کر پیدل چل کر کس کے لیے کیے تھے ؟!ایک حج تو فرض تھا باقی چھ حج تو نفل تھے،حج میں کر سکتا ہوں پیدل چل کر۔شام سے مکہ تک جانا میرے بھائیو پیدل !اونٹوں پر دو مہینے لگتے ہیں اونٹ کی سواری پر اور پیدل کتنا عرصہ لگتا ہے آپ خود سوچ سکتے ہیں،چھ مہینے لگتے ہیں یا زیادہ لگتے ہیں اللہ اعلم۔اپنے آپ سے وہ سوال کر رہا ہے کہ آخر وہ کون سی وجہ ہے جس کی وجہ سے چھ حج تو میں نے پیدل کیے نفل اس ایک فرض کے علاوہ اور ماں کی فرماں برداری ماں کو پانی پلانا فرض ہے اور میں نے یہ فرض چھوڑ دیا؟ وجہ کون سی ہے ؟ وہ سوچ رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد اسے

جواب مل گیا۔ کہتا ہے، اب مجھے پتہ چلا ہے کہ چھ حج جو میں نے پیدل کیے تھے ان کے پیچھے کیا راز تھا؟ لوگوں کی شاباشی اور داد تھی لوگ شاباشی دیتے تھے کہ ارے پیدل حج کر کے آیا ہے، پھولوں کے ہار پہناتے تھے بڑا استقبال ہوتا تھا بڑا نام تھا میرا۔ اور رات کی تاریکی میں مجھے کون دیکھ رہا تھا؟ کوئی دیکھ ہی نہیں رہا تھا اس لیے میرے نفس نے مجھے سست کر دیا اور مجھے مجبور کر دیا کہ میں پانی نہ دوں اپنی ماں کو تو پھر اس نفس پر مشقت کر کے میں چھ حج کر سکتا ہوں پیدل اور آسان کام تھا گھر کے باہر کنواں تھا صرف پانی لے کر آنا تھا جو فرض ہے میں نے وہ چھوڑ دیا!

میرے بھائی اخلاص کیا ہوتا ہے ہمیں سمجھنا چاہیے۔ یہ شخص خود کہہ رہا ہے کہ میں مخلص نہیں تھا اور حقیقتاً مخلص نہیں تھا۔ یہ کون سا اخلاص ہے کہ چھ حج پیدل کیے جائیں اور رات کی تاریکی میں اپنی ماں کو ایک گلاس پانی تک نہ پلائیں؟ یہ کس ربّ کے لیے حج کر رہے ہیں؟ ربّ تو ایک ہی ہے ناں جس نے حج فرض کیا ہے زندگی میں ایک مرتبہ اسی نے تو حکم دیا ہے ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ (الاسراء: 23۔ آج کتنے حاجی ہیں باہر سے آتے ہیں حج کرنے کے لیے اور نفل حج کرنے کے لیے آتے ہیں لاکھوں پیسے لگاتے ہیں اپنے کام کو چھوڑ دیتے ہیں اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن بے نمازی ہیں نماز پڑھتے نہیں ہیں سود خور ہیں سود کھاتے رہتے ہیں، ظلم کرنے والے ہیں۔ یہ کون سا حج ہے؟ کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لیے حج کیا جا رہا ہے؟ اخلاص کہاں ہے؟ اگر واقعی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے یہ نفل حج کرنے کے لیے آئے ہیں تو پھر وہی تو ربّ ہے جس نے نماز کو فرض کیا ہے، سود کو حرام کیا ہے، ظلم کو حرام کیا ہے، کوئی دوسرا ربّ تو نہیں ہے ناں۔ اب مشکل کیا ہے کہ پانچ وقت باجماعت فرض نماز مسجد میں ادا کی جائے اپنے گھر کے قریب یا گھر کو چھوڑ کو ملک کو چھوڑ کر سات سمندر پار جا کر حج کے لیے آئیں اور نفل حج کے لیے آئیں؟ یہ دوغلا پن ہے کہ نہیں؟ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ حج نہ کریں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ حج بھی کریں پھر اپنے آپ کو سدھاریں بھی۔ اگر حج سے پہلے بے نمازی تھے اور حج کے بعد بھی بے نمازی ہے تو حج کیا کیا ہے؟

علماء فرماتے ہیں کہ عبادت کی قبولیت کی نشانی ہوتی ہے۔ نشانی کیا ہے؟ رمضان ابھی گزر گیا ہے الحمد للہ، اللہ تعالیٰ ہم سب کے روزے اور اعمال صالح قبول فرمائے، آمین۔ کیا ہمارے روزے قبول ہوئے یا نہ ہوئے؟ ہمارے پاس کوئی علم نہیں ہے ہم نہیں جانتے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہم امید کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے لیکن علماء فرماتے ہیں کہ ایک پیمانہ ہے کہ عبادت قبول ہوئی یا نہ ہوئی۔ پیمانہ کیا ہے؟ انسان کی زندگی میں تبدیلی آنا۔ اگر پہلے دس گناہ کرتا تھا رمضان کے بعد اس کے گناہ پانچ کم ہو گئے تو وہ اچھا ہے اس کے روزے کچھ قبول ہوئے الحمد للہ، حج سے پہلے بے نمازی تھا حج کے بعد نمازی ہو گیا ہے تو اس کا حج قبول ہوا ہے۔ لیکن حج سے پہلے بھی بے نمازی حج کے بعد بھی بے نمازی، حج سے پہلے بھی سودی کاروبار حج

کے بعد بھی سودی کاروبار، حج سے پہلے بھی ظلم حج کے بعد بھی ظلم، حج سے پہلے بھی عورت بے پردہ ہے حج کے بعد بھی بے پردہ ہے، یہ کون ساحج ہوا ہے؟ حج سے پہلے بھی والدین کا نافرمان اور حج کے بعد بھی والدین کا نافرمان تو حج کا جو اثر ہے اسے ملا ہی نہیں ۔ہاں حاجی تو کہلائے گا اور اگر اس کے حج کی شرطیں اور ارکان پورے ہو چکے ہیں اور واجبات بھی پورے ہیں تو اس کو حج دوبارہ دہرانا نہیں پڑے گا لیکن جو حج کی قبولیت ہے یعنی جو حج کا ثواب ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرمانا چاہتا ہے اس سے وہ محروم ہو گیا ہے اور کتنے لوگ محروم ہیں۔ حج کرنے والے لاکھوں لوگ آتے ہیں لیکن امت سدھرتی کیوں نہیں ہے؟ امت میں پریشانیاں بڑھتی جا رہی ہیں، کیوں؟ ذلت بڑھتی جا رہی ہے کیوں بڑھتی جا رہی ہے؟ مسئلہ حج میں نہیں ہے مسئلہ حاجی میں ہے، یہ حاجی اپنے آپ کو سدھارے۔

جو لوگ باہر سے آتے ہیں وہ یہ سمجھ کر آئیں کہ اپنے گھر والوں کو جنہیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں انہیں کس کے حوالے کر کے آئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے حوالے تو کر کے آئے ہیں الحمد للہ، یہ توکل ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن کیا وہاں پر کوئی نگہبان ہے کہ نہیں؟ دنیاوی اسباب اختیار کرنا ضروری ہیں۔ بعض لوگ جوان بیوی کو چھوڑ کر آجاتے ہیں، حاجی صاحب آگئے ہیں اور پیچھے کوئی بھی نہیں ہے، بعض لوگ چھوٹے بچے چھوڑ کر آتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں یہ توکل ہے۔ گھر والوں کو خرچ دیتے ہیں بس چند دنوں کا باقی کہاں سے آئے گا؟ اللہ تعالیٰ دے گا۔ کہاں سے دے گا اللہ تعالیٰ؟ اگر حج پر جانا ہے تو بہترین طریقے سے جائیں ناں ان کو خرچ پورا دیں اور یہ حج کی شرطوں میں سے ہے ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ کا مطلب کیا ہے جو مستطیع ہے اور مستطیع میں تندرستی، مال اور سواری کا ہونا، امن وامان کا ہونا یہ سب استطاعت ہے۔ آپ اپنے لیے تو سب کچھ لے کر آئے ہیں یا بعض لوگ صرف حج کے لیے آتے ہیں اور پھر یہاں پر ہاتھ اٹھا کر پھرتے ہیں۔ یہ کون ساحج کیا ہے اس حج کا فائدہ ہی کیا ہے؟ اپنے گھر والوں کی عزت رکھیں اور اپنی بھی عزت رکھیں آپ حاجی ہیں حج کرنے آئے ہیں یہاں بھیک مانگنے نہیں آئے یا اپنے بچوں کو بھکاری بنانے نہیں آئے ہیں یہاں پر حج کرنا ہے تو بہترین طریقے سے کریں۔

3۔ پھر تیسری بات کہ جو لوگ وہاں سے آتے ہیں جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے یہاں پر آکر دین کو سمجھیں کہ دین کیا ہوتا ہے؟ حج کے پیغام کیا ہیں؟ میں حج کرنے آیا ہوں کیا صرف چند دنوں کی بات ہے میں صرف میقات سے احرام باندھوں گا پھر مکہ جاؤں گا طواف کرنا ہے پھر سعی کرنی ہے پھر منیٰ جاؤں گا پھر عرفات جاؤں گا پھر مزدلفہ جانا ہے پھر منیٰ واپس آنا ہے، کنکر مارنے ہیں قربانی کرنی ہے بال کٹوانے ہیں طواف کرنا ہے سعی کرنی ہے تین دن وہاں پر رہنا ہے مزید کنکر مارنے ہیں تینوں جمرات کو پھر طواف ادا کر کے چلے جانا ہے، حج ہو گیا۔

حج کا پیغام کیا ہے؟ میں جب احرام پہنتا ہوں کیا میں نے سمجھا ہے کہ احرام کیوں پہنتا ہوں میں؟ جانتے ہیں؟ میں جب قربانی کرتا ہوں قربانی کیوں کرتا ہوں؟ قربانی میں کی پیغام ہے؟ احرام میں کیا پیغام ہے؟ طواف میں کیا پیغام ہے؟ سعی میں کیا پیغام ہے؟ ہم نے کبھی سمجھا ہے؟ بکرا ذبح ہم کرتے ہیں خون بہہ جاتا ہے گوشت ہم کھا لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو کیا ملتا ہے؟ احرام کے کپڑے ہم پہنتے ہیں، بال نہیں کاٹنے احرام کے بعد، ناخن نہیں تراشنے، خوشبو نہیں لگانی، سر نہیں ڈھانپنا، چہرا نہیں ڈھانپنا، عورت نقاب نہیں کرے گی، اپنے ہاتھوں پر دستانے نہیں پہنے گی۔ یہ جو چیزیں ہیں یہ محظورات الاحرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کیوں ہمیں روک رہا ہے؟ یہ ساری چیزیں حلال ہیں کہ نہیں احرام سے پہلے؟ حلال ہیں۔ کیوں اللہ تعالیٰ نے روکا ہے؟ اس میں پیغام ہے۔ کیا پیغام ہے؟ کہ چند دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے بعض حلال چیزیں حرام کر دی ہیں اور بعض لوگ اتنا محتاط ہوتے ہیں اور اچھی بات ہے الحمد للہ کہ بالوں میں کنگھی کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ اچھی بات ہے تاکہ بال نہ گریں لیکن حج میں تو اتنی احتیاط کیا آپ یہ بھول گئے کہ بعض ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ حرام ہیں پورے سال میں حرام ہیں اور اسی ربّ نے حرام کی ہیں؟ جوں ہی احرام اترا (اب ذرا آنکھوں سے دیکھنا) سگریٹ اسی وقت شروع ہو جاتی ہے بعض لوگ تو اسی احرام کے درمیان میں ہی سگریٹ پیتے رہتے ہیں کہ یار کیا کریں مجبوری ہے بس نہیں چھوڑ سکتے، چھوڑیں گے چھوڑیں گے؟ محرمات کا ارتکاب احرام کی حالت میں یا احرام کے فوراً بعد۔ بعض اچھے لوگ ہوتے ہیں لحاظ کرتے ہیں احرام کا پانچ دن نہیں پیتے پھر اتارتے ہیں عید کا دن ہے بھئی خوشی منانی ہے اور سگریٹ پی لیتے ہیں یا سر کے بال منڈوانے ہیں تو داڑھی بھی منڈوا دی ساتھ، پانچ دن تک سات دن کچھ نہیں کیا، اللہ المستعان۔ بعض ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ حرام ہیں ان کے بارے میں کبھی سوچا ہے کہ یہ حرام ہیں؟ شرک سب سے بڑا حرام ہے، بدعات حرام ہیں، والدین کی نافرمانی حرام ہے، ظلم حرام ہے، سود حرام ہے، زنا حرام ہے، دھوکا دہی حرام ہے اور ہمیشہ حرام ہیں پورے سال میں حرام ہیں وقتی طور پر نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی طرف ایک وفد آیا عراق سے اور انہوں نے کہا، امام صاحب ہمیں یہ بتائیں کیا احرام کی حالت میں مچھر مارنا جائز ہے؟ لوگ کتنے محتاط ہوتے ہیں مچھر مارنا احرام کی حالت میں جائز ہے! کیوں کہ آپ کو پتہ ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہیں کر سکتے آپ۔ تو ان کو شبہ ہوا کہ مچھر کا شکار (مچھر کا شکار ہوتا ہے کیا؟) شکار میں مچھر بھی شامل ہے تو اس لیے آکر سوال کیا صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہم مچھر کو مار سکتے ہیں؟ تو انہوں نے ایک بڑا پیارا جواب دیا، فرماتے ہیں کہ (بڑے عجیب لوگ ہو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کا قتل کر دیتے ہو اور مچھر کے خون کے بارے میں آکر سوال کرتے ہو؟)

تقویٰ کیا ہے؟ یہ تقویٰ کی بات ہے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے، وہ جو عراق سے آئے تھے یہ وہی لوگ تھے جوان کے قتل میں شامل تھے یعنی نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل کرنے والے ہو تم لوگ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قتل کیا ہے وہاں پر تمہیں کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈر نہ ہوا اور یہاں پر ایک مچھر کے متعلق سوال کرنے آئے ہو کہ اگر قتل کیا اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو گا کوئی دَم تو نہیں پڑ جائے گا؟ سبحان اللہ، یہ تقویٰ ہے؟ دیکھیے کتنا بڑا سفر کر کے آئے ہیں حج کے لیے لیکن اندر کا دیکھیں۔ حج کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر کو سدھار و صرف شکل و صورت نہیں ہے بلکہ حج کا سب سے بڑا پیغام یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی لاؤ۔ دیکھیں حج میں تبدیلی ہے کہ نہیں؟ آپ نے گھر چھوڑ دیا ہے وہ خوبصورت گھر محل جتنے بھی بڑے بڑے محل ہیں آپ آ کر خیمے میں رہتے ہیں، گاڑی ہے بس کی سواری ہے، جس نے بس میں کبھی سواری نہیں کی وہ زندگی میں پہلی مرتبہ سوار ہو گا بس میں یا جو کبھی پیدل نہیں چلا وہ حج میں چلے گا پیدل، بیوی بچے سب چھوڑ دیئے آپ نے، نوکری ہے پورا سال نوکری کرتے رہتے ہیں وہ چھوڑ دی ہے، کپڑے بھی اتار دیئے ہیں یہ کپڑے نہیں پہن سکتے آپ صرف دو چادریں کفن کی چادریں پہن کر جاتے ہیں آپ۔ یہ تبدیلی ہے کہ نہیں؟ یہ ظاہر تبدیلی ہے تو باطن کی تبدیلی کب آئے گی؟ یہ حج کا سب سے بڑا پیغام ہے کہ اپنے اندر کو صاف کرو پاک کرو، یہ سب سے بڑا پیغام ہے۔ اس لیے بعض علماء فرماتے ہیں کہ (بعض لوگ حج کے لیے آتے ہیں (اس زمانے میں اونٹوں کی سواری ہوتی تھی) واپس چلے جاتے ہیں حقیقتاً اونٹ نے حج کیا لیکن اس حاجی نے حج نہ کیا)۔ سبحان اللہ۔ کیا آج ہمارے زمانے میں یہ گاڑیاں حاجی بن جائیں گی؟ یہ بسیں حاجی ہوں گی کیا؟ اور ہمارے ہاتھ میں کچھ نہ ہو گا خالی ہاتھ آئے خالی ہاتھ گئے! یہ اندر کی تبدیلی دل کی پاکیزگی یہی سب سے بڑا پیغام ہے حج کا۔

کیا ہم اپنے دل کو پاک کرنے کے لیے تیار ہیں؟ مشکل کام نہیں ہے بعض لوگ پریشان ہو جاتے ہیں، ارے سب کچھ چھوڑنا پڑے گا یہ سودی کاروبار اتنا بڑا کیا ہوا ہے اتنی فیکٹریاں ہیں میری یہ سب چھوڑنا پڑے گا! اتنے سارے محال ہیں میرے! یہ سب بند کرنے پڑیں گے بھوکے مر جائیں گے۔ اللہ کی قسم بھوکے نہیں مرو گے میں قسم کھا رہا ہوں، جس نے اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا آپ کر کے تو دیکھیں۔

یہ تو شیطان کا وسوسہ ہے اور کتنے لوگ ہیں جنہوں نے توبہ کی ہے ان کی زندگی جا کر دیکھیں ان کی اور کتنے لوگ ہیں جو آج اس حرام کی دلدل میں غرق ہو چکے ہیں اتنا مال و دولت بھی ہے اللہ کی قسم سکون نہیں ہے ان کو، ان کی زندگی کا حال جا کر پوچھیں تو سہی ان کی اولاد اپنی نہ رہی اولاد ان کا گریبان پکڑتی ہے، اولاد دعا کرتی ہے کہ کب مرے گا تو ہمیں یہ وراثت کا مال ملے گا۔ اپنی اولاد! اپنی اولاد دوسرے نہیں۔

ایک مرتبہ ایک شیخ جا رہا تھا جہاز پر، کہیں پر ایک دعوت تھی کوئی اس نے ایک لیکچر دینا تھا تو ان کو پہلی مرتبہ یعنی جس ملک نے ان کو بلایا تھا فرسٹ کلاس میں ان کو سیٹ ملی اب فرسٹ کلاس میں بیٹھا ہے تو ساتھ والی سیٹ پر ایک بڑا تاجر تھا مال و دولت والا تو باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ حال احوال پوچھتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس طریقے سے دعوت کے لیے جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے لیے مجھے پیغام آیا ہے۔ اس کے حال کو دیکھ کر کہ یہ لمبی داڑھی ہے سر پر رومال ہے اور ٹخنے کے اوپر اس کی ثوب اور کپڑے ہیں تو باتوں باتوں میں پتہ چلا بھئی میں بڑا تاجر ہوں میری پتہ نہیں کتنی فیکٹریاں ہیں۔ جوں ہی ائیر پورٹ پر اترے تو وہاں پر تین چار گھنٹے کا ٹرانزٹ تھا شاید انہوں نے کہا کہ چلو ایسا کرتے ہیں باہر ہوٹل ہے کھانا کھا کر آتے ہیں تو جوں ہی ائیر پورٹ سے باہر نکلے چھ سات گاڑیاں انتظار کر رہی تھیں اس شیخ کے لیے اور جلدی سے لوگ آئے کوئی اس کے سر پر بوسہ دے رہا ہے کوئی اس کے ہاتھ پر بوسہ دے رہا ہے، کوئی اس کو بلا رہا ہے کہ میرے ساتھ چلیں کوئی کہتا ہے میرے ساتھ چلیں، منتیں ترلے کر رہے ہیں اور وہ سب کو کہہ رہا ہے اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اب وہ جو ساتھ ہے تاجر بے چارا اس کا حال دیکھ رہا ہے، بہر حال وہ کسی کے ساتھ نہیں گیا۔ کوئی سوال پوچھ رہا ہے وہ جواب دے رہے ہیں چلتے چلتے صرف ہوٹل تک بعد میں صرف کھانا کھایا اور سب چلے گئے۔ تو جب واپس جہاز میں آکر بیٹھے اس تاجر نے کہا کہ میں ایک سودا کرنا چاہتا ہوں۔ کہتا ہے کون سا سودا کرنا چاہتے ہو؟ کہتا ہے میری یہ تمنا ہے آپ کے حال کو دیکھ کر کہ جو کچھ میرا ہے وہ آپ لے لیں اور جو کچھ آپ کا ہے میں لے لوں۔ وہ کہتا ہے میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے آپ میرا کیا لینا چاہتے ہیں؟ کہتا ہے کہ کاش آپ کی جو یہ عزت ہے جو یہ محبت ہے جو یہ علم ہے یہ میں حاصل کر لوں اور ساری دولت میری جتنی فیکٹریاں ہیں یہ تم لے لو۔ وہ کہتا ہے اللہ کی قسم میرے بیٹے نے کبھی میرے سر پر آج تک مجھے پیار نہیں کیا یہ محبت یہ دل کی محبت آج تک میں نے محسوس نہیں کی۔ یہ تو غیر ہیں سارے آپ صرف دو تین گھنٹے کے لیے آئے ہیں آپ کو تو جانتے بھی نہیں ہیں یہ لوگ شاید آپ نے ان کے ساتھ اتنا عرصہ بھی نہ گزارا ہو۔ میں نے اپنے بچوں کو پالا ہے انہیں بڑا کیا ہے لیکن میں نے اس محبت کو آج تک محسوس نہیں کیا اس سکون کو آج تک میں نے محسوس نہیں کیا لیکن تمہارے حال کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا ہے کاش اگر ہو یہ سکتا کوئی ذریعہ کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ میں لے لوں اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ تم لے لو!

مرنے کے بعد دونوں چلے جائیں گے دونوں قبر میں ہوں گے لیکن دنیا میں اس شخص کو بے سکونی تھی جو اتنا بڑا مال دار ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ رحم کرے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کو سکون ملے، آمین ۔ لیکن یہ شخص جو دوسرا ہے اسے دنیا ملی نہ ملی لیکن اس کو سکون ہے، الحمد للہ اور آخرت میں بھی اس کو سکون ملے گا ان شاء اللہ۔

دونوں میں فرق کیا ہے؟ یہ بھی انسان ہے وہ بھی انسان ہے لیکن ایک انسان نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرامین کے مطابق زندگی گزاری ہے اور دوسرے نے اپنی مرضی سے زندگی گزارای ہے۔ ہمارے ذہن میں یہ ہے کہ وہ تو مرنے کے مطابق حساب ہوگا ناں تو پتہ چلے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس دنیا میں دکھا رہا ہے یہ دنیا میں بھی برابر نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم آپ اپنے مال سے سکون خرید نہیں سکتے، مال و دولت سے سکون نہیں خرید سکتے بلکہ سکون ملتا ہے تقویٰ سے، دل کی تبدیلی سے، دل کے پاک ہونے سے۔ دل کو پاک تو کر کے دیکھیں اور دل کی پاکیزگی توحید سے ہوتی ہے۔ صرف کلمہ پڑھنے سے نہیں اس کلمے کو سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنے سے ہوتی ہے اس عقیدے کو درست کرنے سے ہوتی ہے۔

جو نصیحتیں عام ہیں جو لوگ باہر سے آرہے ہیں اور جو یہاں پر موجود ہیں ان سب کے لیے وہ ہمارے لیے بھی ہیں وہ سب کے لیے نصیحتیں ہیں:

1۔ ہم حج کیسے کریں؟ اخلاص کے ساتھ خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اور اخلاص کے معاملے کی مثال میں دے چکا ہوں اب مزید اس پر بات کرنے کا وقت نہیں ہے لیکن آپ جانیں کہ اخلاص ہوتا کیا ہے؟ ہم خالص دودھ خالص سونا تو جانتے ہیں دنیا کے اعتبار سے لیکن خالص عبادت کیا ہے یہ ہم نہیں جانتے۔ اور اس شامی کی مثال میں نے دی ہے کہ سات حج کیے ہیں قدموں پر چل کر لیکن اخلاص بے چارے کے پاس نہ تھا۔ کب اسے اخلاص کا علم ہوا کہ اخلاص ہوتا کیا ہے؟ جب اس کی والدہ نے پانی اس سے مانگا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اسے عقل آئی سمجھ آئی کہ اخلاص ہوتا کیا ہے۔ کیا ہم بھی اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ہماری زندگی میں بھی کوئی ایسا موقع آئے کہ ہم کسی بستی میں دور ہوں جہاں پر پانی کنویں سے نکالا جائے اور والدہ پانی مانگیں ہم سے اور ہم پانی نہ دیں سو جائیں رات کو پھر بیداری ہو پھر جا کر ہمیں پتہ چلے کہ اخلاص کیا ہوتا ہے؟ وہ شخص تو خوش قسمت تھا شاید اس کا ایک حج قبول ہوا ہوگا سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے اسے توفیق دی اپنی زندگی میں اسے پتہ چلا لیکن کتنے لوگ ایسے ہیں جو مر چکے ہیں یا جو مر رہے ہیں جن کو پتہ ہی نہیں ہے کہ اخلاص ہوتا کیا ہے۔ اور صرف حج کے لیے نہیں بلکہ نماز کے لیے بھی اخلاص، روزے کے لیے بھی اخلاص، زکوٰۃ کے لیے بھی اخلاص، حج کے لیے اخلاص، جہاد کے لیے بھی اخلاص، اخلاص ہر عمل میں۔

2۔ علم کے ساتھ حج کریں۔ آپ جاہل گھر سے نکلتے ہیں حج کرتے ہیں جاہلانہ طریقے سے اور پھر جاہل واپس چلے جاتے ہیں۔ یہ دین علم کا دین ہے۔ سب سے پہلی آیت کون سی اتری؟ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ (العلق: 1)۔ ہم امت اقراء ہیں پڑھنے اور لکھنے والے ہیں، سمجھ دار پڑھی لکھی امت ہیں۔ بغیر علم کے کوئی عمل ہو نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ نے مثالیں دی ہیں قرآن مجید میں۔ دو ایسے گروہ گزرے ہیں ایسی قومیں گزری ہیں جنھوں نے علم اور عمل میں غلطی کی ہے۔ یہودیوں نے علم حاصل کیا عمل

نہیں کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحہ:7)(ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے) اور ان جیسا ہر وہ انسان اس غضب میں شامل ہے جس کو علم تو ہے لیکن عمل نہیں ہے۔

دوسری قوم، عمل تھا علم نہ تھا بغیر علم کے عمل کیا، نصاریٰ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿الضَّآلِّيْنَ﴾ ہیں گمراہ ہیں اس گمراہی میں ہر وہ شخص شامل ہے جو عمل کرتا ہے بغیر علم کے اور وہ بھی شامل ہیں جو حج کرتے ہیں بغیر علم کے، جو نماز پڑھتے ہیں بغیر علم کے، جو روزہ رکھتے ہیں بغیر علم کے، جو جہاد کرتے ہیں بغیر علم کے، سب شامل ہیں۔ دین کی بنیاد علم ہے عبادت کریں علم کے ساتھ۔ اس لیے آپ لوگ دیکھتے ہوں گے حج کے بعد سوال ہوتے ہیں کہ میں نے حج کیا یہ غلطی ہوئی، میں نے حج کیا وہ غلطی ہوئی۔ اب حج کے بعد آپ غلطیاں آپ بیان کر رہے ہیں اور ایک راستہ ہے کہ میں بکرا ذبح کر کے دَم دے دوں گا تو جان چھوٹ جائے گی تو پہلے سوال کیوں نہیں کیا؟ آپ کبھی کوئی کپڑا خریدیں جس میں دس پیوند لگے ہوں کیوں نہیں خریدتے اس کپڑے کو؟ دس جگہ سے پھٹا ہو اور آپ سلائی کر کے گزارا کریں۔ آپ ثوب جب خریدتے ہیں اپنے آپ پر ذرا غور کریں جا کر نئی چیز خریدتے ہیں ناں اگر کہیں پر تھوڑا سا گرد و غبار لگا ہے آپ اسے کہتے ہیں اسے کہ چینج کر کے دو۔ کیوں؟ آپ پیسے پورے دے رہے ہیں تو چیز بھی آپ کو اچھی ملنی چاہیے ناں۔ دنیا کا ہماری یہ حال ہے اگرچہ اس پر تھوڑی سی دھول لگی ہے اسے اتاریں تو تو اتر جائے گی لیکن ہمارا دل نہیں کرتا ہم اسے کہتے ہیں بھئی ہمیں ثوب بالکل نئی چاہیے پیک چاہیے اور عبادات میں غلطیاں پہلے کرتے ہیں بعد میں سوال کرتے ہیں۔ تو پہلے سوال کر کے کیوں نہیں جاتے؟

3۔ ادب کے ساتھ حج کریں۔ ادب والا حج جانتے ہیں؟ ادب والا حج کیا ہوتا ہے؟

حج پر آتے ہیں مشقت ہے تکلیف ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ حج پر آئے اور گھر سے دوری ہے ٹینشن ہے اور ساتھ مشقت ہے تکلیف ہے تو حالت بڑی بگڑی ہوئی ہے تھوڑی سی غلطی پر ناراضگی، گالی گلوچ ہر بات پر۔ یہ کون سا حج ہے؟ ادب کے ساتھ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾(البقرۃ:197)

(جس نے اپنے آپ پر حج فرض کر لیا (یعنی احرام باندھ چکا ہے وہ حج پر نکل چکا ہے) تو رفث، فسوق اور جدال نہیں کرے)

بے ہودہ باتیں بدکار باتیں، باطل جدال جائز نہیں ہے حرام ہے یہ نہ کیا کریں۔ احرام پہنا ہوا ہے اور گالی دے رہے ہیں، تھوڑی سی کھانے میں دیر ہو گئی گالی دے رہے ہیں بددعا دے رہے ہیں۔ ادب والا حج کیا ہوتا ہے وہ ہمیں سیکھنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حج میں ادب کرتے کرتے ہمارے آداب اچھے ہو جائیں اخلاق اچھے ہو جائیں حج کی برکت سے۔

4۔ حج کریں آسانی والا۔ آسان حج کیا ہوتا ہے ہم جانتے ہیں؟ آسان حج بھی ہوتا ہے مشقت والا نہیں جو مشقت والا حج ہے وہ ہوا نفسی کرتے ہوئے حج ہے وہ آپ نے ہوا نفس کی پیروی کی ہے خواہش نفس کو خوش کرنے کے لیے اپنے نفس کو خوش کرنے کے لیے آپ نے حج کیا ہے۔ حج تو آسان ہے اس کی مثال دیکھیں طواف میں، ایک مثال ہے۔ طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا کیا رکن ہے؟ اس کے بغیر طواف ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ کہ بوسہ دے سکتے ہیں تو دیں نہیں دے سکتے تو ہاتھ سے استلام کر کے پھر بوسہ دیں نہیں تو اگر لکڑی ہے وہ اس کو لگا کر آپ بوسہ دیں، نہیں ہے تو اشارہ کریں دور سے۔ اشارہ آسان ہے کہ نہیں؟ بعض لوگ بھیڑ میں جاتے ہیں گھس کر جاتے ہیں یعنی احرام تو پہنا ہوتا ہے اسے کو اچھی طرح اوپر سے باند لیتے ہیں جیسے کشتی پر جاتے ہیں اور جا کر شدید دھکا دیتے ہیں اور اندر گھس جاتے ہیں چہرے سرخ گردن دبی ہوئی بے چارے کی کہ پتہ نہیں کس عذاب میں بے چارا پھنسا ہوا ہے، بڑی بھیڑ کو دھکا دینے کے بعد بے چارا مشکل سے جا کر بوسہ دیتا ہے پھر نکلنے کے لیے وہی محنت کرتا ہے پھر آکر سانس لیتا ہے جیسا کہ بڑا فاتح نہیں آگیا کوئی ملک فتح ہو گیا ہے۔ میرے بھائی آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کتنے گناہ کیے ہیں؟ مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچانا احرام کے بغیر حرم کی حدود کے باہر حرام ہے جانتے ہیں؟ اور حرم کی حدور کے اندر اللہ تعالیٰ کے گھر کے اندر احرام کی حالت میں حجر اسود کے ساتھ اپنے بھائی کو دھکا دینا یا کوہنی مارنا اور صرف ایک سنت کو پانے کے لیے! کتنے محرمات کا ارتکاب کر کے! یہ کوئی عقل مندی کی بات ہے یہ کوئی آسان حج ہے؟

ہماری بہنیں ہماری مائیں ہماری بیٹیاں، بوسہ دینا ہے بس ضد پر اڑ گئیں۔ بھئی اللہ کے لیے رش ہے ابھی کوئی موقع نہیں ہے۔ نہیں میں نے تو دینا ہے۔ اب بے چاری کھڑی ہو گئی ہاتھ اوپر کر کے اور گھسنا ہے زبردستی۔

یعنی اس عالم کو دیکھیں ذرا، آنکھوں دیکھا حال ہے کوئی خیالی باتیں نہیں ہو رہیں اور دیکھیں وہاں پر بے چاری دھکا لگا رہی ہو گی۔ کون ہٹے کا اس کے دھکے سے بلکہ دھکے بے چاری اسی کو لگ رہے ہیں کسی کی کوہنی لگ رہی ہے کسی کا سینے پر ہات لگ رہا ہے کسی کا منہ پر ہاتھ لگ رہا ہے اور غیر محرم مردوں کا ہاتھ، کسی کا وہاں پر نقاب گر رہا ہے۔ یہ کون سا حج ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ آپ دنیا کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ کہ ہم مسلمان ایسے ہی ہیں، کیمرے لگے ہیں پورے لوگ آپ کو دیکھتے ہیں حج لائیو دکھایا جاتا ہے۔ یہ ہمارا دین ہے یہ ہمارے حاجی ہیں جو بہترین نمونہ ہیں ہمارے لیے۔ دھکے دے رہے ہیں عورتیں اور مرد بالکل جڑے ہوئے ہیں پورا سال ہم دعوت دے دیتے ہیں کہ مرد اور عورتیں ایک ساتھ نہ بیٹھیں اور حج میں جا کر سب ایک ساتھ مکس ہو کر ایک ساتھ دھکے دے رہے ہیں کوہنیاں لگ رہی ہیں اور صرف ایک سنت کو پانے کے لیے کتنے محرمات کا ارتکاب کر کے جاتے ہیں۔ آسان حج کریں۔

5۔احسان والا حج۔احسان والا حج کون سا ہوتا ہے؟

عبادت میں بھی احسان، یہ خالق کا حج ہے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ اور مخلوق پر بھی احسان۔آپ کے جو ساتھی ہیں جو حاجی آپ کے ساتھ آئے ہیں وہ بھی آپ کی طرح انسان ہیں ان کی بھی خواہشات ہیں ان کو بھی بعض چیزیں اچھی لگتی ہیں بُری لگتی ہیں جیسے آپ کو لگتی ہیں آپ کو اپنی صحت کا خیال ہے ان کی صحت کا بھی خیال رکھیں۔آپ کو اچھا کھانا چاہیے ان کو بھی چاہیے۔کیا ہوتا ہے؟ یہ بھی آنکھوں دیکھا حال ہے آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ سبیلیں چلتی ہیں دوڑتے ہیں سب سے پہلے سبیل لینے کے لیے۔اب پانی کی دو دو بوتلیں ہیں بے چارے کے ایک یہاں پر رکھی ہوئی ہے ایک یہاں پر رکھی ہوئی ایک یہاں پر اب لسی سامنے آ گئی اب وہ بھی تو لینی ہے اب کیسے پکڑے گا بے چارا! اب پانی تو چھوڑنا ہی پڑے گا ناں تو پانی یہاں گرایا اور بھاگے لسی کے پیچھے لسی مل گئی اب وہاں پر کھانے کو کچھ پیک مل گیا اب کچھ اور گرانا پڑے گا۔

ارے بھئی یہ کون سا حج ہے؟! آپ خود بھی کھائیں اتنا اٹھائیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں باقی اپنے بھائیوں کو دیں وہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔کتنے بزرگ بے چارے ہوتے ہیں وہاں پر جو چل نہیں سکتے آپ دو بوتلیں لائیں ایک بزرگ کے لیے ایک اپنے لیے۔آپ کا صدقہ آپ کی طرف سے ہے اس کمپنی کی طرف سے نہیں جس کمپنی نے یہ پانی دیا ہے آپ کو، یہ پتہ ہے آپ کو؟ کیوں کہ آپ نے جو چیز لے لی آپ مالک بن گئے اس کے اب آپ اس کو آگے کرتے ہیں یہ صدقہ آپ کے نام پر لکھا جائے گا اگرچہ آپ نے جیب سے ایک ریال نہیں دیا۔کیا ہم نے کبھی سوچا ہے؟ اور کتنے لوگ ہیں جو کارٹن بھرتے ہیں سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اب گاڑی خراب ہو گئی ہے یا گاڑی میں دیر ہے اب سر پر اٹھانا ہے تھوڑی دیر ایک میل تک سر پر اٹھاتے ہیں پھر اس کو پھینک دیتے ہیں۔کیا کوئی قحط سالی ہے؟ قحط ہے کوئی اللہ تعالیٰ کے گھر میں وہاں پر کچھ کھانے کو ملتا نہیں ہے؟ یا سیر و تفریح کے لیے گئے ہیں وہاں پر صرف کھانے پینے کے لیے گئے ہیں؟ حج کا فریضہ ادا کرنے کے لیے گئے ہیں ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کے لیے۔اللہ کی قسم وہاں پر اگر بھوک سے مر بھی جاؤ ناں تو جنت میں جاؤ گے۔بھوک سے مر جاؤ لیکن یہ عمل کرنے ہیں؟ یہ طریقہ ہے حج کا؟ احسان کے ساتھ حج کرو حج کرو سادگی کے ساتھ۔

6۔حج کرو سادگی کے ساتھ۔سادگی کیسے؟ نبی رحمت ﷺ نے حج کیسے کیا تھا آپ جانتے ہیں؟ ایک اونٹ تھا درمیانہ اور ایک چادر تھی نیچے بچھانے کے لیے بس۔غربت تھی؟ اس وقت بس اتنا ہی تھا آپ ﷺ کے پاس، نبی رحمت ﷺ غنی اور امیر تھے اس زمانے میں۔اس کی دلیل۔سو اونٹوں کو قربان کیا اور سو اونٹوں کی قربانی دینے والا شخص کیا فقیر ہوتا ہے؟ تھا سب کچھ لیکن زہد کی زندگی سمجھو کہ زہد کیا ہوتا ہے؟ صوفیت نہیں، صوفیت ہے دنیا کو ہی چھوڑ دینا اور زہد ہے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا۔

آج لسٹ دیکھتے ہیں کہ نہیں یہ اچھا گروپ نہیں ہے۔ کیوں اچھا گروپ نہیں ہے ؟ بھئی اس میں بوفے سسٹم نہیں ہے اس میں جوس نہیں ہے، اس میں سبز چائے نہیں ہے۔ دوسری لسٹ دیکھتے ہیں، ارے اس میں سی فوڈ نہیں ہے، تیسری لسٹ دیکھتے ہیں۔ آپ حج کرنے جارہے ہیں یا پکنک پر جارہے ہیں؟ کیا کرنے جارہے ہیں؟ یہ سادگی والا حج ہے ؟ پھر کہتے ہیں کہ نہیں اب ریٹس بڑھ چکے ہیں۔ ریٹس کیوں بڑھے ہیں جانتے ہیں؟ ان لوگوں نے ان پرائس اور ریٹس کو بڑھایا ہے جو لوگ یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ جو آپ ڈیمانڈ کریں گے وہ تو بزنس میں ہیں وہ تو کریں گے ان کو بزنس چاہیے جب آپ نہیں لیں گے تو وہ مجبور ہو کر نہیں کریں گے۔ آج ہم چیختے ہیں، پانچ پانچ ہزار کا حج ہو رہا ہے یہ ظالم لوگ ہیں۔ بھئی ظلم تو ہم کر رہے ہیں اپنے آپ پر جب ہم یہ ڈیمانڈ چھوڑ دیں گے تو ان کے ریٹس بھی کم ہو جائیں گے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کو سی فوڈ بھی ملے گا بوفے سسٹم ہے چوبیس گھنٹے دستر خوان لگا ہے جو بھی جب کھانا چاہے پینا چاہے اس کی مرضی ہے۔ اے سی بند نہیں ہونا چاہیے، بستر ہونے چاہئیں، لیپ ٹاپ ہونا چاہیے، ڈش ہونی چاہیے۔ آپ کو پھر کیا وہ مفت کرائیں گے حج اور پھر یہ کون سا حج ہے؟ آپ کے گھر کا کمرہ اور اس خیمے میں کوئی فرق رہے گا؟ آپ نے صرف طواف کر کے واپس آنا ہے، کنکر مار کر واپس آنا ہے باقی تو وہی زندگی ہے آپ کی۔ کب تبدیلی آئے گی؟ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آمین۔

ساتواں شخص رہ گیا ہے، یہ ان سات لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہیں ہو گا میدان محشر میں۔ سات لوگ ہیں چھ کا ذکر کر چکے ہیں:

1۔ امام عادل۔

2۔ وہ شخص وہ جوان جس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزری۔

3۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں لٹکا ہوا ہے۔

4۔ وہ دو لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے جمع ہوئے اور اسی پر الگ ہوئے۔

5۔ وہ شخص جس کو ایک خوبصورت عورت بلائے مال دار زنا کے لیے اور بدکاری کے لیے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

6۔ وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ دیا اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی۔

7۔ ساتویں نمبر پر وہ شخص نے رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ گئے "وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"۔ پھر اخلاص کی بات آگئی سبحان اللہ۔

اس شخص کو رات کی تاریکی میں اپنے گناہ یاد آ گئے اس نے جو گناہ کیے اسے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ یاد آ گئی بس اور کچھ کر نہ سکا اس کی آنکھیں بہہ گئیں۔ روتا رہا اسے کوئی دیکھ نہیں رہا'' خَالِیًا '' (خالی ہے)۔

اس کے پاس بھی کوئی نہیں اسے دیکھنے والا بھی کوئی نہیں سوائے ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کے اور ان ہی آنسوؤں کے ساتھ اس کے گناہ بھی دھل گئے توبہ کر لی اس نے۔ لوگوں کے سامنے رونے والے بہت ہیں اور لوگوں کے سامنے رونا کتنا آسان ہے۔ آسان ہے کہ نہیں ؟ اگر سات حج پیدل کرنا آسان ہے تو دو آنسو بہانا اس سے زیادہ آسان ہے لیکن اکیلے میں خالی وقت میں جس میں کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ ہو دو آنسو بہانا بہت مشکل ہے۔

اور اسی مشکل کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کس انعام سے نوازا ہے ؟ کیا شرف بخشا ہے ؟ عرش کے سائے کے نیچے جگہ دی ہے۔ عمل کیا کیا ؟ اللہ تعالیٰ کے لیے دو آنسو بہائے ہیں۔ ہم آنسو بہانا جانتے ہیں لیکن لوگوں کے سامنے اس مخلوق کے سامنے، ان بے قدروں کے سامنے لیکن ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے کبھی آنسو بہا کر دیکھا ہے ہم نے ؟

یہ ہاتھ جو ہے یہ دامن جو ہے اس کی قدر ہوتی ہے آنسوؤں کی قدر ہوتی ہے لیکن انسان بے قدرا ہے۔ ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس کو جانتا ہے اس کی قدر کرنا بھی جانتا ہے، آنسوؤں کی بھی قدر ہے ان ہاتھوں کی بھی قدر ہے اس لیے نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (جب کوئی شخص دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ اس کے دونوں ہاتھوں کو خالی پھیر دے)۔

قدر ہے اللہ تعالیٰ کو ان ہاتھوں کی ان آنسوؤں کی قدر ہے لیکن ہم بے قدرے ہیں ہم نے اپنے ربّ کی قدر کو جانا ہی نہیں ہے۔ رات کی تاریکی میں دو آنسو بہا کر دیکھیں، سجدے میں گر کر دو رکعت پڑھ کر دیکھیں۔ نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں کہ (رات کے آخری حصے میں ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ اپنی شایان شان کے مطابق دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں کوئی ہے مغفرت طلب کرنے والا میں اسے بخش دوں، کوئی ہے دعا مانگنے والا اس کی میں دعا پوری کروں)۔ اللہ تعالیٰ خود اعلان کرتے ہیں۔

سارا دن روتے رہتے ہیں میں پریشان ہوں پریشان ہوں اور رات کو دعا کی قبولیت کا وقت ہے اس وقت سوتے رہے پرواہ ہی نہیں ہے۔ اگر عرش کے سائے کے نیچے آپ کو جگہ چاہیے اس کی قیمت ہے دو آنسو بہانا تاریکی میں بشرطیکہ ایمان، توحید اور اتباع سنت کے ساتھ، شرک نہیں بدعت نہیں بات مومن موحد کی ہو رہی ہے۔ دو آنسو بہائیں اور عرش کے سائے کے نیچے کرسی حاصل کریں۔ یہ انعام ہے اللہ تعالیٰ کا یہ شرف ہے یہ کامیابی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن وسنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ((آمین))

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

"وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه اَجْمَعِين"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (044:حج کے متعلق بعض نصیحتوں کا بیان) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio